منشور محمدی

منشور رسولان مجستہ بخاتمہ ۔ باخاتم وبہرآمدہ منشور محمدؐ ۔ توریت بلاتویہ انجیل تجیل ۔ گویان صفت وسیر مبرور محمدؐ

نمبر ۲۴ | مطبوعہ ۲۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۰ ھ روز چہارشنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہین

قبول اسلام

(ضلع بڑودہ مین)

جناب جیتا میان تھاکر صاحب قصبہ اونچا ضلع بڑودہ سے تحریر فرماتے ہین کہ سید برکت علی صاحب ساکن اونچا کے ہاتہ پر نو آدمی مشرف بہ اسلام ہوے از انجملہ ایک مرد وعورت قوم راجپوت سے اونچا مین مسلمان ہوے نام عبداللہ اور مریم رکھا گیا اور نکاح بھی کیا گیا ۔ اور موضع پاتلاوڑی ضلع بڑودہ مین ایک مرد ہندو مع عورت اور تین اولاد کے مسلمان ہوا ۔

(اجمیر مین)

جناب الہ دین صاحب واعظ اجمیر سے تحریر فرماتے ہین کہ ۱۵ شعبان کو بروز جمعہ ایک عیسائی جانی صاحب نام مین مجمع وعظ مین بڑی بحث وتکرار کے بعد مسلمان ہوا عبدالواحد نام رکھا گیا ۔

(بیاور (نیا نگر) علاقہ اجمیر مین)

شب برات کے روز یہان ایک ہندو ٹھیکہ دار جو کئی ہزار روپیہ کی جائداد رکہتا ہی اپنے گھر کے بارہ آدمیون سمیت مشرف بہ اسلام ہوا اور تین سو مسلمانون کو اس خوشی مین کھانا کھلایا ۔ اپنے بچون کی مسلمانیان کرائین عیسائی لوگ تعجب کرتے تھے کہ ہمارے مذہب مین کنگال اور رزیل قوم کے آدمی آتے ہین جنکو کھانا کپڑا دینا بھی مشکل ہوتا ہے ۔ مگر اسلام مین نہ معلوم ایسی کون سی بات ہی کہ خود بخود مالدار اشخاص اوسمین شریک ہوتے جاتے ہین ۔ سچ تو یہ ہے کہ تائید غیبی اسی کو کہتے ہین ۔

جون پیٹر ولیمس نوبی اسکاٹلنڈ راجپوتانہ ریاست الور کی ہڈ کاٹی کسٹ (سنٹ پادری) کا دین اسلام قبول کرنا

ان دنون ایک متذکرہ بالا نام کے (نابینا) عیسائی نے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تورات ۔ زبور ۔ و انجیل کے علاوہ تمام بائبل کے جغرافیہ اور تواریخ کا حافظ

ہی۔ لاہور کی چنیانوالی مسجد مین آکر دین اسلام کو بطیب
خاطر قبول کیا ہے۔ یہ وہ شخص ہے کہ جسکو قرآن مجید کے
نام اور آواز سننے سے کمال نفرت وحقارت تھی۔ اس
شخص کے دین اسلام مین آنے سے نہ فقط مسلمانون ہی کو
اپنے مذہب کی بھائی حاصل ہوتی ہی۔ بلکہ تمام دنیا کے عیسائی
آریہ۔ برہمو اور تمام اقوام وغیر مذاہب کے لوگون کو ایک
نصیحت وعبرت آمیز سچا برہان وفرقان (فیصلہ) اور
نشان حاصل ہوتا ہی۔ مگر افسوس تعجب وحیرانی کی بات تو
یہ ہی کہ باوجود ایسے نشانون کے ہٹ دھرمی ومتعصب
لوگ اپنے کینہ وبغض آمیز عقیدون۔ تقریرون اور
تحریرون اور لیکچرون وغیرہ سے باز نہین آتے۔ یہ
صاحب اپنا احوال یون تحریر فرماتے ہین۔

مائی ڈیر ریڈرس! (ای میرے پیارو اس
مضمون کے پڑھنے والو) مین ۷ مارچ ۱۸۳۳ء کو کلکتہ کے
فورٹ ولیم (قلعہ) مین پیدا ہوا۔ میرا باپ البرٹ
ولیم ۳۶ نمبر کی یورپین پلٹن کا لفٹنٹ تھا مین نے
کچھ مدت مدرسہ مین تعلیم پائی۔ غرض کہ ۱۸۵۱ء سے
مین پادری فرنچ صاحب وشکل صاحب کی ماتحت آگرہ
کے چرچ مشن مین ۱۸۶۵ء تک کاٹی کسٹ رہا اور
بعد ازان تجربۂ ممالک مغربی وشمالی کے صوبہ الہ آباد مین
وکالت کرتا رہا اور اس کے بعد مین نے اللہ تعالیٰ کے
فضل سے وکالت کی سند بھی حاصل کر لی۔ مگر ۱۸۷۲ء سے
مین ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۲ء تک بنارس مرزاپور۔ الہ آباد
لکھنؤ۔ دہلی۔ انبالہ۔ فیروزپور۔ رتلام اور ریاست
الور کی یوپی اسکاٹلنڈ راجپوتانہ مشن کا ہڈ کاٹی کسٹ

رہا تو گویا کہ مین نے ۲۰ برس انجیل کا وعظ کیا۔ اور اتنے عرصہ
تک جو جو میرے جی مین آیا مین اپنی عیسائیون پادریون کی
دیکھا دیکھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حق مین بے دھڑک ہوکر کہتا رہا۔

ایک روز جبکہ مین اتوار کے دن گرجے مین وعظ کرنے
کے لئے تیاری کر رہا تھا مین نے یکایک متی کی انجیل کے
آٹھوین باب مین ایک صوبہ دار کا حال پڑھا جسکی بابت
متی رسول فرماتے ہین کہ وہ صوبہ دار خود حضرت
عیسیٰ کو آکر کہا کہ میرا غلام بہت بیمار ہی آپ اوسے اچھا
کر دیجیے"۔ مگر برخلاف اس کے لوقا نبی اپنی انجیل کے
۷ باب مین یون فرماتے ہین کہ "صوبہ دار خود نہین
آیا بلکہ اسکی طرف سے یہودیون کے بزرگ اور اس کے
دوست حضرت عیسیٰ کے پاس آئے تھے اور انھون نے آکر
حضرت عیسیٰ کو یون کہا کہ صوبہ دار ہمارا بہت خیرخواہ ہی
آپ اسکے غلام کو اچھا کر دیجیے"۔

اس وقت مجھے عیسائیون کے نبیون اور رسولون کے
اس اختلاف پر خیال پڑ گیا کہ ہین! نبی کیا اور اس کا
الہام کیا اور یہ اختلاف کیا۔؟ تب تو مجھے ایک شک
سا پیدا ہو گیا کہ بیشک یہ انجیلین الہام سے نہین لکھی
گئین کیونکہ اگر الہام (خدا کے تبلانے) سے لکھی ہوی ہوتین
تو لوقا اور متی دونون رسولون کا ایک بیان ہوتا یہ بات
ہرگز نہین ہوتی کہ متی کو تو خدا یہ تبلا دیتا کہ صوبہ دار
خود حضرت عیسیٰ کے پاس گیا تھا اور لوقا کو اس کے خلاف
یعنے صوبہ دار نہین گیا تھا بلکہ اسکی طرف سے اور ہی لوگ
گئے تھے!!!

چنانچہ مین نے اپنے اس شبہ کو پادری ہیکاکس صاحب کے آگے جسکے کہ مین ماتحت تھا پیش کیا مگر افسوس کہ بجای حق بتلانے اور سچائی ظاہر کرنے کے انھون نے الٹی مجھپر ناراضگی ظاہر کی اور بجای جواب کے مجھسے یون فرمایا کہ "تم چپ رہو میرے سامنے ایسی بات مت کرو" پھر تو مجھے انجیل پر اور بھی شک پڑ گیا۔ پس مین نے تحقیقات کے لئے مرقس نبی کی انجیل کیطرف رجوع کیا مگر پہلے ہی میرا خیال مرقس نبی کی انجیل کے ۱۶ باب کی اُس آیت پر پڑ گیا جسمین لکھا ہی کہ کئی ایک عورتین حضرت عیسیٰ کی قبر پر گئین اور انہون نے ایک شخص کو وہان چمچماتی پوشاک پہنے ہوے دیکھا اور لوقا کے باب ۲۴ مین لکھا ہی کہ اُن عورتون نے دو شخصون کو سفید لباس مین دیکھا بعد ازان ان عورتون اور فرشتون کا اختلاف چارون انجیلون مین پایا گیا۔

پھر تو مجھے شک پر شک اور شبہ پر شبہ پڑنے لگا۔ ناچار ہوکر مین نے پھر پادری صاحب سے یہ اختلاف بھی ظاہر کیا۔ پادری صاحب نے مجھے کچھ جواب نہ دیا بلکہ جھڑک دیا۔ اور کہا کہ ایسے سوال تم میرے پاس مت لاؤ یہ تمھارے سوال مسلمانون کے مطابق ہین!!! جسکے جواب مین پھر مین نے پادری صاحب سے کہا کہ اگر آپ میرے ایسے سوالون کا حل نہین کرین گے تو مجھے انجیل کے الہامی کلام ہونے مین بہت بھاری شک ہی۔ کیونکہ اگر کوئی مسلمان آپ پر یہی سوال کرے تو کیا یہ جواب جو آپ نے مجھے دیا ہی چار آدمیون کے روبرو اسکو کفایت کریگا؟ ہرگز نہین۔ غرض کہ پادری صاحب نے غصہ سے مجھے فرمایا کہ اگر تم مجھے ایسا ہی تنگ کروگے تو مین کمیٹی مین تمھاری رپورٹ کرونگا کہ یہ شخص انجیل پر شک رکھتا ہی۔

بعد ازان مین نے یہ باتین الور کے تمام عیسائیون کو جمع کرکے سنائین کہ ای بھائیو دیکھو یوحنا اب ہی ۱۲ باب کی ۲۹ و ۳۰ آیت مین یون فرماتا ہی کہ اس جہان کا سردار نکالا جاتا ہی اور پھر آپ ہی ۱۴ باب کی ۳۰ آیت مین لکھتا ہی کہ اس جہان کا سردار آتا ہی۔ اور پادری صاحب دونو جگہ سردار کا مطلب شیطان بیان کرتے ہین تو دیکھئے تو سہی کہ بھلا کونسا شیطان نکالا گیا اور کونسا شیطان آیا۔ اور ساری مفصلہ بالا باتون کو انکے سامنے پیش کرکے اُن سے مین نے یہ راے لی کہ آیا یہ پادری صاحب مشن کے لائق ہین یا نہین جسپر سب کی راے یہی ٹھہری کہ بے شک یہ پادری مشن کے لائق نہین کیونکہ پادری صاحب غصہ ور ہین۔ ضدی اور جھوٹھ بولنے والے اور انصاف مین طرفداری کرتے ہین چنانچہ یہ سب باتین لکھکر مین نے مشن (مجلہ) کے سکرٹری کے پاس ۷ ستمبر ۹۲ء کو اپنی رپورٹ مین بھیجدین۔ چار پانچ روز کے بعد جب پادری صاحب کو معلوم ہوگیا کہ جون پیٹر ولیم نے میرے برخلاف کمیٹی کو رپورٹ کی ہی تو پادری صاحب نے ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو میرے برخلاف اس مضمون کی کمیٹی مذکور کو رپورٹ لکھی کہ پیٹر ولیم ہڈکاٹی کسٹ ایک غصہ ور۔ مغرور اور ممبرون کی چغلی کرنیوالا ہی اور جماعت کی خیال اسکی باتون سے درہم برہم رہتے ہین۔ اسواسطے مین نے اسکو ایک برس کے لئے گرجے سے خارج کیا اور

امید ہی کہ کمیٹی ایسے نالائق کو نوکری سے برطرف
کردیگی۔ غرض کہ یہ مقدمہ ۲۸۔ اکٹوبر ۹۲ء کو نصیرآباد
کی بڑی کمیٹی مین پیش ہوا جسمین ۱۲ انگریز پادری اور
۹ عیسائی ایلڈر تھے۔ جسپر میر مجلس نے مجھسے کہا کہ آپنا
جو الزام آپنے پادری میکانس صاحب پر لگایا ہی اس کا ثبوت
آپ دیسکتے ہین؟ جسکے جواب مین مین نے کہا کہ الور
کے تمام عیسائیون سے دریافت کیا جاوے۔ کہ جو کچھ مین کہتا
ہون وہ سچ ہی یا نہین۔ بعدازان میر مجلس نے پادری میکانس
صاحب مدعا علیہ سے سوال کیا کہ جو الزام آپنے پیٹر ولیم
مدعی پر لگایا ہی اسکا گواہ آپکے پاس ہین؟ جسکے جواب
مین میکانس صاحب نے جواب دیا کہ نہین۔ مین نے جو کچھ لکھا
ہی وہ فقط اپنے تجربہ سے لکھا ہی۔ اسپر اجمیر کے مشن سکول
کے ہڈماسٹر صاحب سنگن اور دیول کے ہڈماسٹر پنالعل اور
اودیپور کے ہڈماسٹر جوسف ہیوم صاحب نے کہا کہ تجربہ کی
بات سچ نہین ہوسکتی۔ لہذا الور کے عیسائیون سے دریافت
کیا جاوے۔ اس کے بعد پادری اسکریٹ صاحب و پادری براؤن
صاحب و پادری شولبرڈ صاحب نے رائے دی کہ الور کے
عیسائیون سے دریافت کرنا کچھ ضرور نہین جسکو یہ منظور
ہو کہ پیٹر ولیم بحال رہے وہ اسکی طرف سے ہاتھ اٹھاوین
اور جن کو یہ منظور ہو کہ پادری میکانس صاحب کا لکھنا
درست ہی وہ انکی طرف سے ہاتھ اٹھاوین جسپر مذکورہ
بالا تینون ہڈماسٹرون نے کہا کہ یہ بات ہاتھ اٹھانے
سے فیصلہ کرنیوالی نہین ضرور الور کے عیسائیون سے
دریافت کیا جانا چاہیئے کہ اس معاملہ مین کون سچا ہی
مگر افسوس کہ مذکورہ بالا ہڈماسٹرون کو دھمکی سے یون

جواب دیا گیا کہ الور سے دریافت کرنیکی کچھ ضرورت
نہین ہی جنکو جو فریق منظور ہو وہ اس فریق کیطرف
سے ہاتھ اٹھاوے۔ چنانچہ ان تینون ہڈماسٹرون نے
بندہ کیطرف سے ہاتھ اٹھائے اور پادری میکانس کیطرف
فقط ۵۔ انگریز پادریون نے ہاتھ اٹھائے اور باقی ماندہ
۷۔ انگریز پادریون اور ۶ نیٹو عیسائیون نے نہ تو اوپر
سے ہاتھ اٹھائے اور نہ اُدھر۔ پس بموجب کثرت رائے کے
ہونے کے پادریون نے میرے برخلاف فیصلہ کردیا اور مجھکو موقوف
کردیا۔ اب جن لوگون نے طرفین کیطرف سے ہاتھ نہین اٹھائے
تھے انسے بندہ اور نبی بخش اور پرمیشے کاٹی کسٹ نے دریافت
کیا کہ آپنے کسی کیطرف سے ہاتھ کیون نہ اٹھائے۔ تو اُن
مین سے نیٹون (ہندوستانیون) نے یہ جواب دیا کہ
جب انگریز پادریون کی رائے ہوچکے کہ ہم ماتحت ہین آپکی
طرف نہ دیکھی تو ہمنے ہاتھ نہ اٹھائے اور انگریز پادریون
نے یون جواب دیا کہ بیشک یہ انصاف نہین ہوا مگر ہم کو
اسبات کا لحاظ تھا کہ کل کو ہم پر یہ الزام نہ لگایا جاوے
کہ انھون نے اپنے ہم وطنون کو خود بدنام کیا اور غیر وطن
والے کی عزت کی۔ لہذا ہم نے اسیواسطے نہ اُدھر سے
ہاتھ اٹھائے نہ اُدھر سے۔ جسپر مین نے ان انگریز پادریون
کو یون کہا کہ اچھا آپ اسی بات پر مجھی دستخط کردین
کہ پیٹر ولیم کے ساتھ انصاف سے برتاؤ نہین کیا گیا۔
جسکا جواب انہون نے یہی دیا کہ نہین نہین ہم زبانی ہی
تم سے کہتے ہین۔ ہم دستخط نہین کرینگے (باقی آیندہ)

بقیہ مضمون شراب

پس بیہاسی اور عیاشون اور بلہوسون کے خیالات

کی تردید قرار واقعی ہوگئی جو کہتے ہین کہ امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ صرف شراب انگوری کو حرام کہتے ہین اور
باقی سب قسم کی شراب کو مباح فرماتے ہین امام صاحب
تو سب کو حرام کہتے ہین البتہ شراب انگوری کی حرمت
قطعی اور دوسری قسم شراب کی اجتہادی ہی۔ حرام
اور نجس اونکے نزدیک دونون قسم ہین۔
اور اس ملک مین جو شراب قند سیاہ وغیرہ سے تیار
ہوتی ہی وہ بہ نسبت انگوری شراب کے زیادہ غلیظ
اور نجس اور متعفن اور زیادہ نشہ رکھتی ہے چونکہ
مستی لانیوالی اشیاء بالاتفاق حرام ہین تو یہ
شراب بھی قطعًا حرام ہوی اور اوسکا ایک قطرہ
بھی امام صاحب کے نزدیک ایسا ہی حرام ہوا جیسا
شراب انگوری کا کیونکہ یہ تو اس سے بھی بدترین
ہی۔ یہ ایسی چیز نہین کہ تھوڑی پر صبر کیا جاوے
بلکہ اس ناپاک چیز کی زیادہ ہی زیادہ ہوس رہتی
ہے اس کے عادی کو مطلق صبر نہین آتا۔
امام ابو یوسف نے امالی مین لکھا ہی کہ لہو ولعب کے
لئے قلیل یا کثیر ہر قسم کی شراب کا پینا حرام ہے پھر
کیونکر کوئی عقل کا دشمن کہہ سکتا ہے کہ انگوری حرام
ہے اور سوائے اس کے حلال۔
الغرض اس غلیظ اور ناپاک چیز کے استعمال کی دین
اسلام مین کیسی تاکید اور سخت وعید سے ممانعت
کی گئی ہے جسکی تفصیل اس مضمون کے دوسرے نمبر مین
کیجاویگی انشاء اللہ تعالی۔
یہ تو ہمارے علماء محتاط کی تحقیقات نسبت لفظ خمر
کی ہی جو اوپر مختصرًا بیان ہوی اسکو اسلامی اصطلاح
مین ام الخبائث اس لئے کہتے ہین کہ یہ خباثت نفس و
شہوت ہوائیہ کی اصل ہے جتنی بدی اور برائی کی ہین
ہین سب اوسکی فروعات ہی اس کے استعمال سے انسان
ظاہرًا و باطنًا خبیث یعنے محض ناپاک ہوجاتا ہی چنانچہ
جن لوگون مین اسکی کثرت ہی اون کے حال و قال سے
ظاہر ہی۔ (راقم غلام مولی عطا)

بقیہ ہندوستان مین اسلام کی اشاعت کیون ہوی

اب دیکھنا چاہیئے کہ مسلمان بادشاہون اور سردارون
کے جور و عقوبت سے اشاعت اسلام کو کسقدر نفع عظیم
ہوا۔ دہلی اور آگرہ سے مقامات مین بھی جو اسلامی سلطنتون
کے پایہ تخت رہ چکے ہین مسلمانونکی تعداد ہندؤن سے
کم ہے۔ دہلی اور اضلاع دہلی مین دسوان حصہ اور آگرہ مین
چوتھائی حصہ بھی کل آبادی کا مسلمان نہین ہے۔
یہ مقولہ کہ "ہندوستان مین اشاعت اسلام کی کیفیت
مسلمانونکی حکومت کا پورا اندازہ کئے بغیر معلوم کرنی
غیر ممکن ہی" خواہ کتنا ہی درست ہو لیکن یہ امر بالکل ثابت
ہی کہ ہندوستان مین اسلام کو اپنے رواج مین عظیم الشان
اور دوامی کامیابی اوقات اور مقامات پر ہوی
ہین جبکہ اسکی پولیٹیکل قوت بہت ہی ضعیف تھی۔
اس قسم کے اتفاقات جنوبی ہندوستان اور بنگال
مین خاص کر گذرے ہین۔ جنوبی ہند کے مغربی ساحل پر
قوم میپائل کی نسبت کہا جاتا ہی کہ نیچی قومون کے مسلمان
ہوجانیکی وجہ سے روز بروز بڑھتے جاتے ہین اور اس
کی ترقی اسقدر جلد ہو رہی ہی کہ غالبًا چند ہی سال کے بعد

مغربی گھاٹ کی بیچ قومین کل مسلمان ہوجاوین گی
جنوبی ہندوستان مین اول اسلامی تحریک کا پتہ
آٹھوین صدی عیسوی سے چلتا ہی۔ جبکہ عراق کے چند لوگ
جنکی اولاد مین قوم میپلا اپنے تئین بتاتی ہے وطن سے
بھاگ کر ہندوستان کے جنوبی حصہ پر آباد ہوگئے تھے۔
گرجھ صابون۔ ہاتھی دانت۔ جواہرات وغیرہ کی تجارت
سیکڑون برس سے ہندوستان اور یورپ کے درمیان
عربون کے ذریعہ سے جاری تھی۔ اس لئے اسلام کا اثر
اس ملک پر برابر پہنچتا رہا۔ غیر ملک والون کی بود و باش
سے ساحل ہند کی ایسی ہندی قومون مین جو بڑے
تجارت والے شہرون مین رہتی ہین غیر قومون کا میل
ہوگیا۔ اور اکثر نیم ہند و نیم عرب نیم عجم ہوگئے۔ یہ معلوم
ہوتا ہی کہ مسلمان تاجرون اور ہندی فرمان روا ؤن
مین دوستانہ تعلقات ہوگئے تھے۔ والیان ملک نے
بازار تجارت گرم رکھنے کے خیال سے اور ملک کی بہبودی
کو جو ان سوداگرون کی بود و باش کا نتیجہ تھی مدنظر رکھکر
مسلمانون کو اپنی حفاظت اور سرپرستی مین لیا۔ اور کسی
قسم کی مزاحمت ان کا رروائیون مین نہین کی جو مسلمان
اشاعت اسلام کیواسطے بڑی گرمجوشی سے اختیار کرتے
تھے۔ دوسری صدی ہجری مین دعات اسلام کی ایک
مختصر جماعت نے جنوبی ہندوستان کے باشندون مین
اشاعت مذہب کے واسطے جو کوششین کین وہ اسطرح
مشہور ہین دو ایک شخص شیخ شریف ابن ملک نام
اپنے بھائی ملک ابن دینار اور بھتیجے ملک ابن حبیب اور
اور لوگون کے ساتھ قلعہ آدم کی زیارت کے واسطے
جزیرہ سیلون کو جاتا تھا۔ راستہ مین شہر کرنگاپور
مین یہ سب لوگ اترے ملیبار کے راجہ نے جب اونکی آنیکی
خبر سنی تو سب کو طلب کیا اور مدارات سے پیش آیا۔ راجہ کی
مہربانی سے شیخ کو جرأت ہوی اور اُس نے نبی عربی
کے حالات راجہ کے سامنے بیان کئے۔ اسلام کے اصول
سمجھائے۔ اور تائید امعجزہ شق القمر جان کیا۔ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا جو عطیہ ربانی راجہ بھی
معتقد ہوا اور حبیب خدا کی محبت اسکے سینہ مین موج زن
ہوی جب شیخ نے رخصت چاہی تو راجہ نے باصرار یہ کہا
کہ کوہ آدم کی زیارت سے فارغ ہوکر وہ سب کرنگاپور کو واپس
آوین کیونکہ وہ بھی انکی ہمراہ عرب چلنے کا قصد رکھتا ہی۔
اس کے ساتھ ہی یہ بھی تاکیدًا کہدیا کہ میرے عزم کو راز
سمجھکر ملیبار کے کسی متنفس پر ظاہر نکرین۔ جب شیخ کی
جماعت زیارت سے فارغ ہوکر دوبارہ کرنگاپور مین
وارد ہوی تو راجہ پوشیدہ ایک جہاز مین جو ساحل
عرب کو جاتا تھا بیٹھکر ان سب کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ اور
سلطنت کو نائبون کی سپردگی مین چھوڑ گیا۔ عرب مین
کچھ عرصہ تک رہا جب وطن چلنے کا قصد سے ارادہ کیا کہ
وہان پہونچکر مسجدین تعمیر کرائے اور اپنی رعایا مین
اسلام کا چرچا کرے تو دفعۃً بیمار پڑکر جان بحق ہوا
مرنے سے پیشتر اپنے رفیقون کو وصیت کی کہ ملیبار
مین دین پاک کی اشاعت کا ارادہ جو انھون نے مصمم
کرلیا تھا۔ اس مین ہرگز التوا نہ کرین۔ انکی امداد کے
واسطے چند سفارش کے خطوط بھی راجہ نے اپنے نائبون کے
نام لکھدئے۔ راجہ کے انتقال کے بعد شیخ ان خطوط کو

لیکر اپنے ہمراہیون کے ساتھ کرنیگانور مین آیا۔ اور نائب سلطنت کے سامنے انھین پیش کیا اُس نے راجہ کی ہدایتین پڑہین اور اُن کے مطابق چند باغات اور کچھ قطعے زمین کے نامہ بردن کو دیدئے۔ اِن چیزون کے حاصل کرنیکے بعد شیخ اور اُن کے ساتھیون نے وہین سکونت اختیار کرلی۔ اور ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ ملک ابن دینار نے کرنیگانور مین ہمیشہ رہنے کا پختہ ارادہ کرلیا لیکن ملک ابن حبیب جو شیخ کا بھتیجا تھا لیبار مین متعدد مسجدین تعمیر کرنے کے ارادہ سے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد کرنیگانور سے روانہ ہوگیا۔ اسی خیال سے اول شہر کولن مین پہنچا۔ مال اسباب بیوی اور اپنے چند بچون کو ساتھ لیتا گیا تھا۔ یہان ایک مسجد بنوائی اور اہل وعیال کے رہنے کا بندوبست کرکے خود ہیوبائی موراوی کو چلا گیا۔ وہان سے بنگلور سنگلور اور کنجرکوٹ مین پہونچا۔ ہر جگہ مسجدین تعمیر کرتا گیا۔ جب اس نیک کام سے فارغ ہوا تو پھر ہیوبائی موراوی کو واپس آیا۔ اور تین مہینہ تک یہان قیام کیا۔ اس شہر سے چل کر زرافتن ورمافتن قندیہ اور شالیات کو گیا۔ اِن سب شہرون مین بھی ایک ایک مسجد بنائی۔ شالیات مین پانچ مہینہ مقیم رہا۔ یہان سے روانہ ہوکر ملک ابن دینار کے پاس کرنیگانور مین پہنچا۔ کچھ عرصہ تک اپنے چچا کے پاس ٹھہرا۔ اس کے بعد جن شہرون مین مسجدین تعمیر کرائی تھین اُنکی افتتاح اور انکے واسطے اوقات کا بندوبست کرنے کے لئے دوبارہ سفر پر آمادہ ہوا۔ جب اس کارخنہ سے فارغ ہوا۔ تو ایک بار پھر شہر کرنیگانور کا رخ کیا۔ اب اس کا دل رحمت الہی کا منتظر تھا۔ کیونکہ اسلام کا آفتاب اس سرزمین پر طلوع ہوگیا تھا جہان بت پرستی کثرت سے پھیلی ہوی تھی۔ آخرکار ملک ابن دینار اور ملک ابن حبیب اپنے متعلقین اور رفقا کو لیکر شہر کولن مین چلے آئے یہان ابن حبیب اور اس کے ساتھیون نے تو سکونت اختیار کرلی لیکن ملک ابن دینار مع اپنے چند احباب کے جہاز مین بیٹھ کر ساحل عرب کو روانہ ہوگیا۔ وہان اتر کر سب بادشاہ کرنیگانور کی مزار کی زیارت کو گئے۔ ملک ابن دینار آخرکار ملک خراسان کے سفر کو اٹھا اور وہین سے دار بقا کا رستہ لیا۔ ابن حبیب نے اپنے بچون کو تو کولن مین چھوڑا اور بیوی کو لیکر کرنیگانور مین آگیا۔ جہان ان دونون نے بھی زندگی مستعار کو حیات دوام سے تبدیل کرلیا۔ (باقی آئندہ)

بقیہ لکچر مسٹر وب رسل بمقام حیدرآباد دکن

ملحد کہتا ہی کہ "بیشک ہم یہ سب چاہتے ہین۔ مگر ان امور کے حصول کا کیا طریقہ ہے؟ ہم نے جان اسٹوارٹ۔ ہکسلی۔ تنڈل۔ ڈارون۔ فائیٹ اور اونکی سوا بھی جو کتابین ملین اونکو دیکھا ہے مگر اوسپر بھی گرد اب نہ نکلے۔ ہم نے مانس سے بھی سوال کیا اوس نے اپنے ناواقف ہونیکا اقرار کیا اور کہا کہ روح حیات کو کوی شخص نہین جان سکتا ہی۔ اپنے اون قواعد سے جن کے باعث وہ ہم لوگون کی آنکھون مین معزز سمجھی جاتی ہے وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ مذہب اوسکے قیاسات کے ساتھ مطابقت نہین کرتا ہی۔ ہم کیا کرین۔

آپ اس شخص کے مادہ مین کیا خیال کیجیگا جو یہ

چاہتا ہو کہ کسی سخت لکڑی سے بذریعہ برما کے
بیج کو نکال لے۔ اور اقرار کرتا ہو کہ ایسا نہین ہوسکتا
ہی۔ اس لئے کہ برما اوس بیج کے کھڈے مین انٹ
نہین سکتا ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو گدھا نہین سمجھیگا
اور اس سے یہ نہین کہیگا کہ جاکر پیچکش لے آئے۔
سائنس زمانہ حال نے دریافت کیا ہی کہ وہ قوہی
روحانی کے بیج کو گھوما نہین سکتی۔ اور اس سے اسکو
ایجاد ہے۔ اب ہم کو زیادہ تعجب اس امر کا ہی کہ ملحد اپنے
اس برما کو چھوڑتا نہین ہے۔ حالانکہ پیچکش قرینہ مین
موجود ہی۔ یہ ایک نہایت سادی تشبیہ ہے۔ بیشک
مگر مین سمجھتا ہون کہ وہ پوری حالت کو ظاہر کرتی ہے
اسوقت میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی تشبیہ نہین ہے،
دنیا مین جتنے سچے نبی آئے سبھون نے مسئلہ موت و
حیات کے سمجھ لینے کا طریقہ بتایا۔ مگر کسی ملحد اور نیچری کی
سمجھ مین یہ مسئلہ نہ آیا۔ اوس نے ہمیشہ ایسی راہ اختیار
کی جس کے باعث وہ بھٹکتا ہے گیا وہ اپنے برما کو چھوڑتا
نہین ہی اور جب اسکو پیچکش دیا جاتا ہی تو نہین لیتا ہے
اوسکا سبب کیا ہی۔ اسکا مجرد یہ سبب ہی کہ اگر وہ سچی
راہ کو اختیار کریگا تو اوسکو کل لطف و آسائش دنیاوی
ترک کردینا ہوگا۔ سب سے بڑکر تو یہ ہی کہ اوسکے احباب اور
ہمسائے اوسپر ہنسینگے۔ اور اسکی محبت چھوڑ دینگے کیا یہ
جھوٹھ ہی۔ فرض کیجئے کہ کوئی ذہین ذیعلم۔ ہر دلعزیز
کمسن اپنے دوستون سے کہے۔ دوستو مین چاہتا ہون کہ کامل

صفا۔ کامل بے نفس۔ کامل سچا۔ کامل پاک ہوجاؤن۔
مین چاہتا ہون کہ دینی فرائض کو پورے طور پر ادا کرون
جان و دل سے خدا کی عبادت کرون۔ مین چاہتا ہون
کہ اپنی فطرت کے اوصاف حیوانی کو ترک کرون۔ اور وہ
عالی اوصاف جو خداوند کریم نے مجھکو عطا کیا ہی اُنکو
بڑہاؤن۔ مین بنی نوع انسان کو اپنے بھائی کے
مثل عزیز رکھون اور حق اللہ اور حق العباد کو پورا
ادا کرون۔ (باقی آیندہ)

قرآن مجید بطرز جدید سبعہ قرات

الحمد للہ کہ بندہ مدت سے اس قرآن مجید سبعہ قرات کی تکمیل اور طبع کی فکر
مین تھا اور یہ گمان تھا کہ یہ قرآن شریف باہتمام نگرانی قاری عبدالعلیم صاحب ابن حضرت مخدومی مکرمی
جناب حاجی مولوی مولانا قاری عبدالرحمن صاحب محمد شاہ پانی پتی جو فی زمانہ تمام فنون مین خصوصاً فن قرات
مین مقبول جہانیان ہین طبع کروایا جاوے تاکہ اہل اسلام اس فن شریف سے مالا مال اور واقف ہوکر ہر جا و بیجا
چنانچہ خوش قسمتی ایام نے جب سبب اسکی مع نگرانی قاری صاحب کا کیا تو نہایت محنت اور تصحیح
سے اس چھپنے کا قصد کیا تو عنایت الٰہی سے یہ قرآن مجید سبعہ قرات کہ جسکا نام نامی ہم نے تاج
تھے نہایت عمدہ اور خوشخط اور ولایتی کاغذ پر مع ترتیب جمع الجمع یعنی مع طریقہ روکنے
ماتون قاریون کی اکٹھا جو کہ اس کے حاشیہ پر ثبت ہی اور لازم اور ضروری اس قرآن ہی تھا ہی
تصحیح کر زیر طبع ہی لہذا بعض احباب جکو اس فن شریف سے عموماً اخروی حاصل کرنا مقصود ہو تو یہ چا
قرآن شریف کہ جسکا ایک سپارہ جمع ہوچکا ہی اور فی سپارہ قیمت ۸ مقرر پائی ہی علاوہ
محصول ڈاک پانی پت منگوا لین اور پھر حسب خواہش مسلسل روانہ ہوتا رہیگا اور جو احباب
بذریعہ قیمت ملغ ۱۰ سکے منگالین اور پھر حسب خواہش مسلسل روانہ ہوتا رہیگا اور جو احباب
سے برابر تمام سپارہ قرآن کے خرید فرماوینگے آخر قرآن مین انکو دو روپیہ کی تخفیف کیجاویگی
اور بفرمایش بعض احباب کے تربہ حضرت مولوی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب شاہ دہلوی مرحوم مغفور کا بھی

مطبع بحر الاسلام سنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا۔